زکوٰۃ و صدقات کے اوزان و مقدار

ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی، صدر شعبہ اسلامیات و ڈین فیکلٹی
آف اسلامک لرننگ، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ زکوٰۃ فرض ہے، اور صدقۂ فطر واجب، دیگر صدقات و کفارات واجب و سنت کا حکم رکھتے ہیں، ان کے نصاب اور مقداریں گرانی یا کسی اور معقول امر کی وجہ سے کمی بیشی نہیں ہو سکتی کہ مقدار کی تعیین کی گئی ہے، قیمت کی نہیں۔

(۱)

پیغمبر اسلام نے سونے چاندی کا نصاب مقرر فرمایا، اسی طرح آپ نے جانوروں کی زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ بھی واضح کر دیا ہے۔ احادیث شریفہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اقوال محفوظ ہیں، یہ روایتیں صحیحین، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ نیز مسند امام احمد، سنن دارقطنی اور احادیث کے سارے مجموعوں میں موجود ہیں۔ ان کا مفہوم یہ ہے کہ سونے سے زکوٰۃ نکالنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ کم از کم بیس مثقال سونا ہو، اس سے کم پر زکوٰۃ فرض نہیں، زیادہ پر اسی بیس مثقال کے حساب سے زکوٰۃ کی رقم نکالی جائے گی، بیس مثقال سونا میں نصف مثقال سونا یا اس کی قیمت دینا فرض ہے۔

اور چاندی پر زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے ضروری ہے کہ دو سو درہم کے برابر ہو، دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ نکالنا فرض ہے۔

چونکہ مثقال اور درہم کا موجودہ مساوی وزن صحیح طور پر بیان نہیں کیا جاتا ہے، اور اردو زبان

ہیں مسائل کی کتابوں میں جو برابر اوزان بیان کیے گئے ہیں وہ بسا اوقات غلط ہیں، اس لیے اس مضمون کا مقصد یہ تحقیق کرنا ہے کہ موجودہ زمانے میں مثقال اور درہم کا مساوی وزن کیا ہے؟

اسی طرح ہر فرد کی طرف سے جو صاحبِ نصاب ہو صدقۂ فطر عید الفطر کے دن عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا واجب ہے، احادیث نبوی میں تفصیل موجود ہے کہ صدقۂ فطر کی مقدار نصف صاع گیہوں، آٹا، چاول یا اسی قسم کے عمدہ غلے میں سے دینا واجب ہے، اور جَو، کھجور، منقٰی، یا اس جیسے غلے کا ایک صاع کسی مسکین کو دینا واجب ہے، اس لیے یہ تحقیق طلب ہے کہ صاع یا نصف صاع کی مقدار موجودہ رائج الوقت پیمانے یا وزن کے اعتبار سے کس قدر ہو گی؟

تقسیم ہند سے پہلے، مولانا عبدالحی لکھنوی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت کے رائج انگریزی طریقۂ وزن کی مطابقت شرعی اوزان سے اپنی کتاب سعایہ شرح وقایہ میں بالتفصیل بیان کی ہے، خلاصہ بحث یہ ہے کہ اہل سمرقند اور بلاد ماوراء النہر کے لوگوں کے نزدیک مثقال چھیانوے شعیرہ (جو) کے برابر متعارف ہے، اور اہلِ شرع نے ایک سو جو (شعیرہ) کے برابر متعین کیا ہے۔ اہل ہرات اور اہل ہند کے یہاں اسی کا اعتبار ہے، دوسرے الفاظ میں ایک مثقال بیس قیراط (CARAT) کے برابر ہوا، کیونکہ ایک قیراط (CARAT) پانچ جَو کے برابر ہے، اس حساب سے ایک مثقال ایک سو جو کے برابر متعین ہوا۔

رتی، ماشہ، تولہ کے طریقۂ وزن کے اعتبار سے اہل حساب کے یہاں عام طور پر مشہور ہے کہ چار جو ایک رتی کے برابر، آٹھ رتی ایک ماشہ کے برابر، اور بارہ ماشہ ایک تولہ کے برابر ہے۔ اسی طرح ایک سو جو یا ایک مثقال پچیس رتی کے برابر ہوا، اس طرح بیس قیراط یا ایک مثقال پچیس رتی کے برابر ہوا جس کا مساوی وزن تین ماشہ ایک رتی ہوتا ہے۔

اس حساب سے بیس مثقال کا وزن باسٹھ (۶۲) ماشہ چار رتی یا پانچ تولہ دو ماشہ چار رتی (یعنی ڈھائی ماشہ) ہوتا ہے۔ اور انگریزوں کے عہد کے چاندی کے روپے کے سکے سے چھ رتی کم ساڑھے پانچ روپے بھر ہوا کیونکہ ایک روپیہ کے سکے کا وزن ساڑھے گیارہ ماشے تھا۔

چاندی کے وزن میں احادیث میں دو سو درہم پر زکوٰۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نیز حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کے زمانے

یں درہم مختلف اوزان کے تھے، بعض درہم بیس قیراط کے برابر یا ایک دینار، ایک مثقال کے برابر تھے، کیونکہ ایک مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہے، اسی طرح دینار بھی بیس قیراط کے برابر ہے، بعض درہم بارہ قیراط کے برابر تھے، یعنی ایک دینار کے تین خمس یعنی پانچ حصوں میں سے تین حصوں کے برابر تھا، اور بعض دس قیراط کے برابر یعنی ایک دینار کے آدھے کے برابر۔

غرض درہم کے مختلف وزن اور قیمت میں کم و بیش ہونے کی وجہ سے آپس میں نزاع واقع ہونے لگا، بنا بریں حضرت عمرؓ نے تینوں قسم کے ایک ایک درہم لیے اور تینوں کو ملا دیا اور برابر وزن قرار دیا اس طرح ہر دس درہم سات دینار یا سات مثقال کے برابر قرار پایا، جس کی رُو سے ایک مثقال بیس قیراط کے برابر اور ایک درہم چودہ قیراط کے برابر (ایک قیراط پانچ جَو کے برابر) قرار پایا۔

فقہائے حنفیہ اسے وزن سبعہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، اور ان کے بیان کے مطابق چودہ قیراط یا ایک درہم ستر (۷۰) جَو یا ساڑھے سترہ رتی یعنی دو ماشہ ڈیڑھ رتی کے مساوی ہے اور بیس قیراط یا ایک مثقال ایک سو جَو یا پچیس (۲۵) رتی یعنی تین ماشہ ایک رتی کے برابر ہے۔

بنا بریں چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی چھتیس تولہ (۳۶) ساڑھے پانچ ماشہ، اور سونے کا نصاب بیس مثقال یعنی پانچ تولہ ڈھائی ماشہ متحقق ہوا۔ تفصیل اس نقشے سے ظاہر ہے۔

۴ جَو = ۱ رتی کے ۵ جَو = ۱ قیراط کے (۸ رتی = ۱ ماشہ، ۱۲ ماشہ = ۱ تولہ)

۱۴ قیراط = ۱ درہم (۷۰ جَو یعنی ۵ × ۱۴)

چاندی:- ۲۰۰ درہم = ۱۴۰۰۰ جَو (۷۰ × ۲۰۰) = ۳۵۰۰ رتی = ۴۳۷ ماشہ ۴ رتی

= ۳۶ تولہ ۵ ماشہ ۴ رتی (یعنی ۳۶ تولہ ساڑھے پانچ ماشہ)

سونا:- ۲۰ مثقال (۱ مثقال یا ۲۰ قیراط = ۱۰۰ جَو)

= ۲۰ مثقال = ۲۰۰۰ جَو = ۵۰۰ رتی = ۶۲ ماشہ ۴ رتی = ۵ تولہ ڈھائی ماشہ۔

اسی طرح صدقۂ فطر میں نصف صاع گیہوں، یا ایک صاع مکئی، کھجور، باجرہ یا مسور کی مقدار مقرر ہے۔ ایک صاع کی مقدار انگریزی حساب سے جس کی تفصیل گذری دو سیر ایک پاؤ ایک چھٹانک ڈھائی تولہ بنتی ہے، تفصیل یہ ہے۔

ہمارے یہاں معتبر ایک صاع ۸ رطل کے برابر ہے۔ ایک رطل بیس استار کے برابر اور ایک استار ساڑھے چار مثقال کے برابر، اور ایک مثقال ایک سو جَو کے برابر متعارف ہے۔

(۸ رطل × ۲۰ استار × ۴½ مثقال = ۷۲۰ مثقال = ۱۸۰۰۰ رتی = ۲۲۵۰ ماشہ = ۱۸۷½ تولہ = ۲ سیر ایک پاؤ ایک چھٹانک ۲½ (ڈھائی تولہ)

اس وزن کا نصف آدھے صاع کے برابر ٹھہرا یعنی ایک سیر آدھ پاؤ آدھ چھٹانک اور سوا تولہ پس سوا سیر گیہوں صدقہ فطر کے لیے واجب ہے۔

اس مضمون میں نصاب کی مقدار اور اوزان احتیاط کے ساتھ فقہ کی مستند کتابوں سے لیے گئے ہیں۔

---

(۲)

اردو کتابوں میں سب سے زیادہ معتمد اوّل کتاب بہشتی زیور میں (تیسرا حصہ ص ۲۷، مطبع رزاقی کانپور) جس کی تالیف حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے زیر نگرانی ہوئی ہے۔ یہ مسئلہ درج ہے:-

"جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اس کی زکوٰۃ دینا واجب ہے، اور اگر اس سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر اس سے زیادہ ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔"

حاشیہ زیر صفحہ تحریر ہے:

"ساڑھے باون تولہ چاندی"۔ "اور روپوں کے حساب سے بیاون (۵۲) روپیہ تین رتی بھر چاندی اور سات روپے سات رتی بھر سونا ہوا۔ اس حساب سے مہر حضرت فاطمہؓ کا تقریباً ایک سو سترہ ہوئے اور یہ سب حساب قول مشہور پر ہے کہ مثقال ۴½ ماشہ (ساڑھے چار ماشہ) کا ہے، اور خود جو حساب کیا گیا اس میں کہیں کمی کہیں بیشی نکلتی ہے اس لیے اگر کوئی احتیاط کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ تو چالیس روپیہ بھر چاندی اور پانچ رتی چھ روپیہ بھر سونے میں دے دے، اور صدقہ فطر میں اسی روپیہ کے سیر سے دو سیر گیہوں دے دے اور نجاست غلیظہ میں ساڑھے تین ماشہ سے بچے اور مہر فاطمہ میں عورت کو احتیاط اس سے ہے کہ سو روپیہ سے

زائد نہ مانگے، امر یاد رہے کہ ہم نے سب اوزان میں لکھنؤ کے تولہ، ماشہ کا اعتبار کیا ہے جس کی رُو سے روپیہ سکہ انگریزی ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے، جن شہروں میں تولہ کا وزن کم زیادہ ہو وہ اسی حساب سے لگا لیویں۔"

اس عبارت میں دو نکتے قابلِ غور ہیں:

۱۔ مثقال کا وزن نوٹ (ذیل صفحہ میں) میں ساڑھے چار ماشہ بتایا گیا ہے، حالانکہ عام طور پر فقہاء کے یہاں اور اہل لغت کے نزدیک مثقال کا وزن سو جَو کے برابر معتبر ہے (جو ۲۵ رتی کے برابر ہے یعنی تین ماشہ ایک رتی) اور غالباً اسی وجہ سے اس نوٹ میں یہ بھی تحریر ہے کہ "اگر کوئی احتیاط کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ چالیس روپیہ بھر چاندی اور پانچ رتی چھ روپیے بھر سونے میں دے دے، اور صدقہ فطر میں اسی روپیہ کے سیر سے دو سیر گیہوں دے دے اور نجاست غلیظہ میں ساڑھے تین ماشہ سے بچے۔ ظاہر ہے کہ "ساڑھے تین ماشہ" کو ایک مثقال کے برابر سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ نجاستِ غلیظہ میں ایک مثقال کے اندازہ سے بچنے کی تاکید آئی ہے۔

۲۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اس نوٹ میں صاف تحریر ہے کہ "لکھنؤ کے تولہ ماشہ کا اعتبار کیا گیا ہے، جس کی رُو سے روپیہ سکہ انگریزی ساڑھے گیارہ ماشے کا ہوتا ہے"۔ اور اس وزن کا اعتبار اس مضمون میں بھی کیا گیا ہے، پس زکوٰۃ کے وجوب کی صورت میں اس کتاب کے وزن کے لحاظ سے سونے میں ساڑھے سات تولہ کا اعتبار کرنا یا چاندی میں ساڑھے باون تولہ کا وزن جو عام طور پر اردو کتابوں میں درج ہے۔ (دیکھیے رسالہ زکوٰۃ ص ۳۴ حصہ سوم کتاب تقویم السعادہ و تعلیم العبادہ مؤلفہ حاجی سید محمد معظم حسین، مطبوعہ مطبع نظامی کانپور ۱۲۹۹ھ، مفتاح الجنۃ مؤلفہ مولوی کرامت علی جونپوری ص ۱۱۴، ۱۱۵ مطبوعہ مطبع حاجی مولوی محمد حسین، اور بہشتی زیور از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ تیسرا حصہ ص ۲۷، مطبع رزاقی کانپور۔ عربی کتابوں درمختار[1]، شرح الوقایہ، فتاویٰ شامی، جن کے حوالے دیے گئے ہیں،

[1] درمختار ص ۱۳۶، مطبع مجتبائی۔ "نصاب الذهب عشرون مثقالاً والفضة مائتا درهم كل عشرة دراهم وزن سبعة مثاقيل، والدينار عشرون قيراطا والدرهم اربعة عشر قيراطا والقيراط خمس شعيرات، فيكون الدرهم الشرعي (باقی بر صفحہ آئندہ)

کے لحاظ سے صحیح نہیں معلوم ہوتے، کیونکہ صحیح طور پر حساب کرنے سے زکوٰۃ کا وجوب ساڑھے سات تولہ کے بجائے ساڑھے پانچ تولہ ہی میں ہو جاتا ہے اور جو اس حساب سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح چاندی کا وزن ۳۶ تولہ تین ماشہ ہو جائے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالنا فرض ہوگا۔ غرض مشہور اوزان کی رُو سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں فرض کی ادائیگی پوری طرح نہیں ہوتی۔ البتہ صدقہ فطر میں احتیاطاً لوگ زیادہ ادا کر رہے ہیں کہ ان کتابوں کی رُو سے ایک صاع کا وزن زیادہ بتایا گیا ہے، ڈھائی سیر ایک صاع کے وزن سے زیادہ ہی حساب میں ہوتا ہے، اس لیے نصف صاع کے برابر سوا سیر گیہوں ہوتا ہے، بنا بریں صدقہ فطر میں سوا سیر یا اس کی قیمت ادا کرنا واجب ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(باقی حاشیہ صفحہ سابقہ) سبعین شعیرۃ، والمثقال مائۃ شعیرۃ فھو درھم وثلاثۃ اسباع درھم، وقیل یفتی فی کل بلد بوزنھم والمعتبر وزنهما اداءً ووجوبًا لا قیمتهما۔

ترجمہ:- سونے کا نصاب بیس مثقال ہے، اور چاندی کا نصاب دو سو درہم، ہر دس درہم سات مثقال کے ہم وزن ہے، اور دینار بیس قیراط اور درہم چودہ قیراط کا ہوتا ہے، اور ایک قیراط پانچ جو کا ہے۔ پس شرعی درہم ستر جو کا ہے اور مثقال سو جو کا ہوتا ہے، تو مثقال ایک درہم اور ایک درہم کے سات حصوں کے تین حصوں کے برابر ٹھہرا۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہر شہر میں وہاں کے رواج دادہ وزن کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا۔ بہر کیف زکوٰۃ کے واجب ہونے اور ادا کرنے میں دونوں کا وزن معتبر ہے، قیمت نہیں۔